REGD. No. L. 5256
بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ
۱۸ رجب سنہ ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۷ صلح ۱۳۳۹ ھش ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۵

## سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

### — کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع —

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۶ جنوری بوقت ½ ۱۰ بجے صبح۔

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند بھی اچھی آ گئی۔ اس وقت عام طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت درد دل سے حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں :

## حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

### — کی صحت —

ربوہ ۱۶ جنوری۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل نزلہ اور حرارت رہی۔ اس کے باعث کلائی میں درد بھی رہی۔ اور رات نیند بے چین رہی۔ احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

# برادرز کلب اور پولیس کی ٹیمیں فائنل میں پہنچ گئیں

## باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے دوسرے روز اعلیٰ معیار کے کھیل کا شاندار مظاہرہ

ربوہ ۱۶ جنوری۔ کل یہاں دوسرے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے دوسرے روز فائنل مقابلوں میں پہنچنے کے لئے ملک کی نامور ٹیموں نے جنہیں پاکستان اور پنجاب کے منتخب اور چیدہ کھلاڑی بھی شامل تھے اعلیٰ معیار کے کھیل کا نہائت شاندار مظاہرہ کرکے ٹورنامنٹ کی شان دوبالا کر دی۔ مطلع صاف اور موسم خوشگوار ہونے کے باعث ایک دوسرے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور کھلاڑیوں نے وہ وہ جوہر دکھلائے کہ جس سے پہلے روز کے بارش زدہ کھیل کی سب کسر پوری ہو گئی صبح سے شام تک تماشائیوں کے بیٹھنے کے علاوہ کل بارہ میچ کھیلے گئے۔ ان میں سے چار میچ کلب سیکشن میں، پانچ کالج سیکشن میں۔ اور تین سکول سیکشن میں ہوئے۔ ان جان توڑ مقابلوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کے بعد بالآخر کلب سیکشن میں برادرز اور پولیس۔ کالج سیکشن میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور ایف سی کالج لاہور۔ اور سکول سیکشن میں پی۔ اے ایف سکول سرگودھا۔ اور مشن ہائی سکول راولپنڈی فائنل میں پہنچ گئے۔ ان تینوں سیکشنوں کے فائنل مقابلے آج مورخہ ۱۶ جنوری کو ۲ بجے بعد دوپہر ہو رہے ہیں۔ کل کے ایک درجن میچوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

### کلب سیکشن

(۱) پولیس ۷۲ بالمقابل بے سپورٹس کراچی ۵۰
(۲) برادرز ۳۷ بالمقابل وائی ایم سی اے لاہور ۳۰
(۳) پولیس ۵۲ بالمقابل ٹی آئی کلب سیالکوٹ ۴۴
(۴) اگریکلچر کلب لائل پور ۳۵ بالمقابل ٹی آئی کلب ربوہ ۲۶

### کالج سیکشن

(۱) ٹی۔ آئی کالج ربوہ A ۶۴ بالمقابل ایس۔ ای کالج بہاولپور ۱۴
(۲) دیال سنگھ کالج ۳۵ بالمقابل ٹی۔ آئی کالج (B) ۱۶
(۳) ٹی۔ آئی۔ کالج A ۵۸ بالمقابل گورنمنٹ کالج [illegible]
(۴) ایف سی کالج لاہور ۴۳ بالمقابل دیال سنگھ کالج لاہور ۱۵
(۵) گورنمنٹ کالج لائل پور ۳۰ بالمقابل ایس۔ ای کالج بہاولپور ۹

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

## ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر کے اعزاز میں الوداعی تقریب

ربوہ — مورخہ ۱۳ جنوری کی شام کو محلہ دار الصدر غربی الف کی طرف سے مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے پی ایچ۔ ڈی کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں محلہ کی لوکل تنظیم اور مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدہ داران کے علاوہ بعض دیگر احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے قیام ربوہ کے دوران تمام عرصہ محلہ دار الصدر غربی الف میں ہی رہائش پذیر رہے ہیں۔ اور اب رخصت پر جلسہ سالانہ کے معاً بعد آپ امریکہ تشریف لے جا رہے ہیں :

افتتاحی تقریب کا آغاز مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔

(باقی دیکھیں صفحہ پر)



ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ جنوری سنہ ۶۰ء

# کامیابی کا راز

آج کے الفضل میں کسی دوسری جگہ ہم ایک غیر احمدی دوست کا مراسلہ شائع کر رہے ہیں جس میں آپ نے تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے ایک تجویز پیش کی ہے جو حسب ذیل ہے:-

"دنیا میں صرف وہی حضرات تبلیغ اسلام کر سکتے ہیں جو اسلام کے موجودہ فرقوں میں سے کسی فرقہ کے مخصوص معتقدات کے پابند نہ ہوں"

ایک لحاظ سے تو یہ بات صحیح ہے جیسا کہ خود صاحب مراسلہ نے پہلے کہا ہے یا جیسا کہ ان کا مطلب سمجھ میں آتا ہے اسلامی فرقوں کا فقہی اختلافات پر زور دینا اور ذرا ذرا سے اختلافات پر بحثیں کرنا اور مار کٹائی تک نوبت پہنچانا اور انہی میں منہمک رہنا تبلیغ و اشاعت کے کام میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے نہ صرف تبلیغ و اشاعت کے کام میں بڑی رکاوٹ ہے بلکہ اہل علم حضرات کے ایسے اشغال مسلمان عوام کی تعلیم و تربیت میں بھی حارج ہیں۔ اور ان کے ذہن سے اسلام کی حقیقی خوبیوں کو اوجھل رکھنے والی بات ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلے سو سال سے مسلمان اقوام اسلام کے علم اور عمل سے محروم ہوتی چلی گئی ہیں اور نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ اہل علم حضرات تو اختلافات پر لڑ جھگڑ کر کچھ گرمی پیدا کر دیتے ہیں مگر ان کے دلوں سے اسلام کی حرارت ختم ہو چکی ہے۔

اس لئے یہ صحیح بات ہے کہ فقہی اختلافات کو پس پشت ڈال کر اہل علم حضرات کو میدان تبلیغ و اشاعت میں آنا چاہیئے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب تک یہ اختلافات بالکل مٹا نہ دئے جائیں اس وقت تک تبلیغ و اشاعت دین ہو ہی نہیں سکتی اسکے لئے اصول وہی بہتر ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ جو مسئلہ کسی صورت میں کسی کے نزدیک ثابت شدہ ہے اس پر اسکو قائم رہنا چاہیئے لیکن اسکو وجہ تنازعہ نہیں بنانا چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے رفع یدین کرنے نہ کرنے آمین اونچی کہنے نہ کہنے اور سینہ پر ہاتھ باندھنے نہ باندھنے کے متعلق یہی فیصلہ دیا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں ایسا کوئی اختلاف قابل توجہ نہیں سمجھا جاتا۔ کئی دوست حنفیوں کی طرح نماز پڑھتے ہیں اور کئی دوست اہل حدیث کی طرح مگر کوئی کسی سے اس بارہ میں گفتگو نہیں کرتا۔

اس کے باوجود بعض مسائل ایسے ہیں جن میں صحیح عقیدہ اختیار کرنا نہایت ضروری ہے اور اس کے بغیر عیسائیوں اور دیگر مذاہب والوں میں تبلیغ و اشاعت اسلام کرنا مشکل ہے۔ مثلاً حیات مسیح اور ختم نبوت کے مسائل ہیں جیسا کہ فاضل مراسلہ نگار نے اپنے مراسلہ میں اشارہ کیا ہے۔ جہاں تک باہمی رواداری کا تعلق ہے ان مسائل میں جو اختلافات ہیں وہ اقعی باہمی جنگ و جدل کی وجہ نہیں بننے چاہئیں تاہم مثلاً عیسائیوں میں یا ان علاقوں میں تبلیغ کے لئے جہاں عیسائی مشن بھی موجود ہیں۔ حیات مسیح کا عقیدہ سخت مضر ہے اور جب یہ عقیدہ رکھا جائے کوئی مبلغ اسلام ایسے حلقوں میں اسلام پھیلانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اگر صاحب مراسلہ عیسائیوں کے اعتراضات کا علم حاصل کرنے کی کوشش کریں تو انہیں معلوم ہوگا کہ وہ اس مسئلہ سے کس قدر فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں صرف احمدی ہی اس کا مونہہ بند کر سکتے ہیں۔

ہم یہاں ان تفصیلات میں جانا نہیں چاہتے لیکن اگر صاحب مراسلہ کبھی فرصت پاکر تحریک احمدیت کا مطالعہ کریں تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو بعض مروجہ عقائد میں غلطیاں بتائی ہیں اور ان کی صحت و اصلاح کی ہے ان کا احمدیوں کی کامیابی کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے۔

خیر یہاں ہم جو بات عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ صاحب مراسلہ کی تجویز بھی ایسی ہے جس پر فی زمانا عمل نہیں ہو سکتا جن اہل علم حضرات کو دین کا شوق ہے وہ کبھی اپنے مخصوص عقائد کو چھوڑ نہیں سکتے۔ اور ایسا کوئی ادارہ نہیں قائم کیا جا سکتا جس میں صرف ایسے لوگ شامل ہوں جو کسی اسلامی فرقہ سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔ اس میں لطیفہ یہ ہے کہ جب بھی کوئی ایسا ادارہ قائم کیا جائے گا وہ خود ہی دوسرے فرقوں کے مقابلہ میں ایک فرقہ بن جائے گا۔ ہر فرقہ جب کھڑا ہوتا ہے۔ اس کا یہی دعوٰے ہوتا ہے کہ وہ فرقہ بندی سے بالا ہے۔ لیکن جب دوسرے فرقوں سے امتیاز کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ خود ایک فرقہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

یہ بہت کنجلک سوال ہے اور اسکو حل کرنا نہایت مشکل ہے۔ اسلئے اشاعت اسلام کے لئے کوئی ایسی تجویز پیش کرنا جیسا کہ ہم نے کہا ہے محض خیالی ہے جس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ یہ تو وہی بات ہے کہ نہ نو من تیل ہوگا اور نہ رادھا ناچے گی تبلیغ اشاعت کی مہم چلانے کے لئے اصل چیز وہ جذبہ ہے جس سے سرشار ہو کر کوئی جماعت میدان میں نکلتی ہے اور ایسا جذبہ مصنوعی طریقوں سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ دینی جماعت کوئی کاروباری ایسوسی ایشن نہیں ہوتی کہ چند آدمی ملکر کچھ قواعد بنا کر کھڑی کر دیں ایسی جماعت وہی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ خود کھڑا کرتا ہے۔ وہی اس کے دل میں صحیح جذبہ و شوق پیدا کر دیتا ہے جیسا کہ ہم نے بارہا توجہ دلائی ہے۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے ذکر کی حفاظت کے لئے خاص پروگرام بنایا ہوا ہے اور اس پروگرام کو وہ آپ ہی رائج کرتا ہے۔ بغیر اس پروگرام کے آلۂ کار بننے کے تبلیغ و اشاعت کی بنیادی مہم چلائی نہیں جا سکتی۔

اس میں کلام نہیں کہ بعض جزوی اور فروعی کام مختلف جماعتیں جو اپنی اپنی عقلی تجاویز کے مطابق برپا کرتا ہے کر سکتی ہیں۔ لیکن آج جس دینی عام انقلاب کی ضرورت ہے آج جبکہ بحر و بر فساد سے بھر چکے ہیں یہ کام اللہ تعالےٰ کی خاص توجہ اور اس کے خاص فضل و کرم کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ جماعت احمدیہ اس ایمان سے کام کر رہی ہے کہ اسکو خود اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے کھڑا کیا ہے اس کا یہ عقیدہ علی وجہ البصیرت ہے اور وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دل سے فرستادہ حق سمجھتی ہے اسلئے وہ پوری للّٰہیت سے یہ کام کر رہی ہے۔ جو دوسرے نہیں کر پاتے۔ یہی اسکی کامیابی کا راز ہے۔

## طالبِ دید کے ابھی ہوش بجا نہیں ہوئے

کس نے کہا وہ بام پر جلوہ نما نہیں ہوئے
طالبِ دید کے ابھی ہوش بجا نہیں ہوئے

ربّ و عباد کے حقوق لائینگے کس طرح بجا
اپنے ہی نفس کے حقوق جن سے ادا نہیں ہوئے

دشمنوں سے کرینگے وہ حُسنِ سلوک خاک کیا
اپنے جو آشناؤں کے آشنا نہیں ہوئے

کشتیٔ دیں جب آ گئی ہے موجِ بلائے کفر میں
نوحؑ نبی کے ماسوا ناخدا نہیں ہوئے

بندۂ حق کھڑا ہوا جب کبھی حق کے نام پر
کونسے عقدے ہیں کہ تنویرؔ جو وا نہیں ہوئے

✻

# قادیان میں جلسہ سالانہ کے چند روز

## پُرسوز دُعاؤں اور عبادتوں کا پاکیزہ روحانی ماحول

از مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی

### قادیان کی یاد

خدام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قادیان سے ہجرت کئے بارہ سال کا عرصہ گزر چکا ہے اس طویل مدت میں سلسلے کے بہت سے محبوب اور پیارے وجود ایک ایک کرکے ہم سے رخصت ہو چکے ہیں۔ قادیان کے ایمان پرور دور کی بہت سی نشانیاں ہم سے دور ہو چکی ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے اس پاکیزہ اور کیف آور ماحول میں کچھ دن گزارے ہیں۔ ان کے دلوں میں دیار حبیب کی یاد اسی طرح تازہ ہے۔ یہ ایسی مفارقت نہیں جس کا مداویٰ محض امتداد وقت سے ہو سکے۔ دسمبر کے آخری ایام میں جب جلسہ سالانہ کے دن نزدیک آتے ہیں۔ تو عشاق احمدیت کے زخم پھر ہرے ہو جاتے ہیں۔ قادیان میں مخلصین کا اجتماع مسجد مبارک اور بہشتی مقبرہ میں دعاؤں کے سکینت بخش لمحات، منارۃ المسیح سے بلند ہونے والی اذان کی پُرشوکت گونج باجماعت نمازوں کے سوز و گداز سے معمور مسجد سے سیدنا حضرت امیر المومنین کی وہ عرفاں بخش تقاریر جو ہزاروں ہزار کے جم غفیر کو شدت سرما کے باوجود جلسہ گاہ کی کھلی فضا میں گھنٹوں مسحور کئے رکھیں۔ الغرض روح کو اہتزاز بخشنے والے اس ماحول کی ہر چیز ہی خدام مسیح پاک کے دلوں میں ٹیس لگاتی ہے

### تیاری سفر

اس سال قادیان کا جلسہ سالانہ ۱۵-۱۶-۱۷ر دسمبر کو مقرر تھا۔ گزشتہ چند برس سے کسی پاکستانی قافلہ کو قادیان جانے کی اجازت نہ مل سکی تھی۔ اس سال خدا کے فضل سے دو سو پاکستانی احمدیوں کو قافلے کی صورت میں جلسہ میں شمولیت کے لئے سفر کی اجازت حاصل ہو گئی۔ دفتر حفاظت مرکز ربوہ کے لئے احباب کا انتخاب یا ان کے پاسپورٹوں کی تیاری۔ تمام افراد کے لئے ویزا کا حصول اور دیگر انتظامات کے مراحل محنت طلب تھے لیکن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ کی نگرانی۔ اور کراچی اور لاہور کی جماعتوں کے احباب کے مخلصانہ تعاون کے نتیجہ میں یہ کام بفضلہ تعالیٰ بروقت مکمل ہو گیا۔ ۱۴ر دسمبر کی صبح قافلے کی لاہور سے روانگی کے لئے مقرر تھی۔ حفاظت مرکز ربوہ کے محکمے نے دور و نزدیک سے آنے والے احباب کی سہولت کے لئے دو تین دن قبل ہی جودھامل بلڈنگ میں دفتر کھول دیا تھا۔ جہاں پر چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر کی زیر نگرانی دن رات کام ہوتا رہا۔ ربوہ کے وہ خوش قسمت احباب جن کے نام قافلے کی فہرست میں آئے تھے۔ ۱۳ر دسمبر کو یہاں سے ایک بس میں روانہ ہوئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ اور احباب کی ایک کثیر تعداد نے انہیں دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ ان کی پُرنم آنکھیں اور چہروں کی کیفیت کہے دیتی تھی کہ ان کے دل بھی دارالامان جانے کے لئے کچھ کم بے تاب نہیں۔ لاہور سے روانگی ۱۴ر دسمبر کو صبح نو بجے کے قریب ہوئی۔ اس موقعہ پر جماعت کے بہت سے احباب قافلے کو رخصت کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے لمبی الوداعی دعا کروائی۔ احباب قافلہ نے بسوں میں اپنی اپنی جگہ لی۔ قافلے کے امیر چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لاء، سیکرٹری چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر اور نائب امیر سردار بشیر احمد صاحب تھے۔ پھر پانچ بسوں میں سے ہر ایک میں ایک انچارج مقرر کر دیئے گئے تھے۔

واہگہ اور اٹاری کی سرحد پر پاکستانی اور ہندوستانی ہر دو اطراف کے افسران نے حسن اخلاق کے ساتھ تعاون کیا۔ آخر وقت پر بعض احباب مجبوریوں کی وجہ سے قافلے میں شامل نہ ہو سکے۔ اس لئے روانہ ہونے والوں کی اصل تعداد دو سو کی بجائے ۱۹۳ تھی۔ ان میں سے بھی ۲۱ احباب کو بارڈر پر پہونچکر بعض کاغذات کی عدم تکمیل کی وجہ سے رکنا پڑا۔ کارکنان حکومت کے لئے ملک سے باہر جاتے ہوئے اپنے محکمہ سے No objection سرٹیفکیٹ بھی لینا پڑتا ہے۔ لیکن یہ احباب عدم علم وجہ سے یہ سرٹیفکیٹ ساتھ نہ لا سکے تھے۔ ناچار انہیں بارڈر پر پہنچکر پھر واپس جانا پڑا۔ لیکن ہمارے لئے یہ خبر بے حد مسرت کا باعث ہوئی کہ ان اکیس افراد میں سے ہر ایک نے لاہور واپس پہونچتے ہی اس سرٹیفکیٹ کے حصول کے لئے کوشش کی۔ اور خدا کے فضل سے سترہ احباب دوسرے روز صبح تک اپنے طور پر دارالامان آپہنچے۔ قافلے کے علاوہ وہ دوست جنہوں نے از خود ویزا حاصل کرنے کی کوشش کی۔ ان کے راستہ میں بہت سی مشکلات تھیں۔ لیکن اس کے باوجود کچھ احباب اس طرح بھی پہنچ گئے۔ برصغیر ہند کے باہر ماریشس۔ ٹانگانیکا۔ کینیا یوگنڈا۔ غانا۔ برما۔ امریکہ۔ عدن اور فجی سے آئے ہوئے دوست بھی جلسہ میں موجود تھے۔ ہندوستان میں سے مقبوضہ کشمیر۔ شیموگہ۔ یادگیر۔ چنتہ کنٹہ۔ حیدرآباد دکن۔ سکندرآباد۔ بمبئی۔ مالابار۔ مدراس۔ بنگال۔ راجستھان۔ بہار۔ اڑیسہ اور دہلی وغیرہ کے احباب اڑھائی تین سو کی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔

### دیار حبیب میں ورود

قافلہ غروب آفتاب کے بعد قادیان کے نزدیک پہونچا۔ بٹالے سے قادیان کی سڑک اب پکی بن چکی ہے۔ یہ سڑک موضع ننگل کے گرد گھومتی ہوئی بیت الظفر کے قریب آنکلتی ہے۔ اور پھر ریلوے روڈ کی جانب جا نکلتی ہے۔ قادیان آنے والی موٹریں اور بسیں قادیان کے مغرب کی طرف سے لیکر جنوب سے ہوتی ہوئی مشرق کی طرف سے داخل ہوتی ہیں۔ رات کے اندھیرے میں منارۃ المسیح کی بلندی سے بسوں کے قافلے کی روشنیاں دور سے نظر آگئیں۔ جس کی اطلاع گھنٹی کے ذریعہ درویشوں اور جمع شدہ مہمانوں تک پہونچ گئی۔ اور ان کے دل ناقابل بیان خوشی سے بھر گئے۔ چھوٹے بڑے سب کام چھوڑ کر چند منٹ کے اندر اندر حضرت مولوی عبد المغنی خان صاحب مرحوم کے مکان سے لے کر ڈھاب کے پُل تک جمع ہو گئے۔

---

## احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ میں شامل ہوں

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کی تاریخیں اس دفعہ بنیادی جمہوریت کے الیکشن کی وجہ سے بامر مجبوری ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء مقرر کی گئی ہیں مگر آئندہ جلسہ سالانہ حسب سابق ۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر کو ہی ہوا کریگا۔ جیسا کہ گزشتہ سالوں کی اصل تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر ہی ہیں۔ اور ان میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو گی۔

احباب اس سال نئی تاریخوں کو ملحوظ رکھیں۔ اور جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

ادھر دو رویہ کھڑے ہو کر بیتاب نگاہوں کے ساتھ قافلے کی راہ تکنے لگے۔ جونہی پہلی بس آکر رُکی مقامی احباب کے اس مختصر اجتماع نے والہانہ مسرت کے ساتھ "اھلاً وسھلاً و مرحبا" کے وجد آفریں نعرے لگانے شروع کئے اور پھر ایک ایک فرد قافلہ کے ساتھ گرمجوشی کے ساتھ مصافحوں کا لمبا سلسلہ شروع ہوا۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی ضعیف العمری اور کمزوری طبع کے باوجود سردی کی پروا نہ کرتے ہوئے اپنے گھر کے سامنے دیر تک کھڑے رہے اور ہر آنے والے دوست کا استقبال کرتے رہے۔ مدت کے بچھڑے ہوئے دلوں کے اجتماع کا روحانی سماں ناقابل بیان ہے بہت سے ایسے بھی تھے جنہیں تقسیم ملک کے بعد اب تک ایک دوسرے کو دیکھنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ اب اس موقعہ پر جو جذبات ان کے دلوں میں اپنی خوش قسمتی کے خیال سے اور ان کے تصور سے پیدا ہو رہے تھے وہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتے۔ (باقی)

نقد و نظر:-

## تاریخ احمدیت جلد دوم

مؤلفہ مولوی دوست محمد صاحب شاہد ناشر ادارۃ المصنفین ربوہ ضلع جھنگ۔ بڑی تقطیع کے تقریباً ۵۰۰ صفحات۔ کاغذ، لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت مجلد مبلغ ۵/- روپے

اس جلد میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ ماموریت سے لے کر ۱۸۹۰ء تک کے عہد کے حالات درج کئے گئے ہیں۔ مؤلف نے یہ کوشش کی ہے کہ سادہ زبان میں اس عہد کے کسی قدر مفصل کوائف سما جائیں۔ یہ ضرورت دیر سے محسوس کی جا رہی تھی کہ تاریخ احمدیت سلسلہ وار ایک کتاب کی صورت میں محفوظ کر لی جائے تاکہ آئندہ مؤرخ کے لئے تحقیقات کی بنیاد قائم ہو جائے الحمدللہ اس وقت تک دو جلدیں تیار ہو چکی ہیں۔ ہم ان جلدوں کو حرف آخر تو نہیں کہہ سکتے تاہم عام قارئین کی واقفیت کے لئے اس میں کافی مواد جمع کر دیا گیا ہے۔ ایک غیر از جماعت دوست بھی تاریخ احمدیت سے اور احمدی معتقدات سے بڑی حد تک واقف ہو سکتا ہے اس تاریخ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ موجودہ زمانے میں جو تائیدی نشانات ظاہر ہوئے اور جدید علمی ریسرچ کے نتیجے میں جو نئے تائیدی حوالہ جات دستیاب ہوئے ہیں اس میں جا بجا ان کو بھی قرینے سے پیش کر کے تاریخی واقعات کو زیادہ مکمل اور مفید شکل میں محفوظ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کتاب تصاویر سے مزین ہے۔ جس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہو گیا ہے امید ہے کہ کتاب کی باقی جلدیں بھی جلد شائع ہو کر قارئین کے شوق کے لئے باعث تسکین ہوں گی یہ کتاب نہ صرف ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونی چاہیئے بلکہ غیر از جماعت دوستوں کو تحفۃً دینے کے لئے بھی نہایت موزوں ہے۔ اس کے مطالعہ سے وہ احمدیت کی صحیح تاریخ سے واقف ہو سکیں گے اور اس طرح بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔

## مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ کا اجلاس

مؤرخہ ۱۸ جنوری بروز سوموار بوقت چار بجے شام مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ کا ماہانہ اجلاس جامعہ احمدیہ کے ہال میں ہوگا۔ اس اجلاس میں مکرم و محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور مولانا غلام باری صاحب سیف "خاندانی منصوبہ بندی" کے موضوع پر اپنے مقالہ جات پیش فرمائیں گے احباب سے درخواست ہے کہ بکثرت شمولیت فرما کر ممنون ہوں۔

(سیکرٹری مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

## شکریہ احباب

(از مکرم جناب عبدالمجید خانصاحب ریٹائرڈ مجسٹریٹ ماڈل ٹاؤن لاہور)

میرے لخت جگر عزیز عبدالحمید خاں مرحوم کی ماتم پرسی کے متعلق متعدد ٹیلیگرام اور خطوط موصول ہوئے ہیں۔ میری حالت ناگفتہ بہ ہے نہ دن کو آرام نہ رات کو چین۔ بعض احباب کو جواب لکھ چکا ہوں مگر مزید لکھنے کی طاقت نہیں اس لئے بذریعہ اخبار ان سب احباب کا جنہوں نے ماتم پرسی کے خطوط تحریر فرمائے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(راقم غمزدہ عبدالحمید خاں کوٹھی ۱۱ ماڈل ٹاؤن لاہور)

**درخواست:** میرے والد چوہدری دین محمد صاحب عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین (عبدالستار دارالصدر غربی)

# آخری لمحاتِ زندگی

— از مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور

کرمِ خاکی ہے کچھ نہیں انساں
ہو اگر سام و رُستم و بہرام

قابلِ دید ہے وہ نظارہ
آئے جس وقت موت کا پیغام

توبہ توبہ لبِ مسلماں پر
اور زبانِ ہنود پر ہے "رام"

ڈاکٹر اور طبیب گھبرائیں
کوئی کچھ کر سکے نہ روک نہ تھام

ہاتھ پاؤں میں اک تشنج سا
سلب ہو طاقتِ قرار و قیام

نبضیں چھُٹ جائیں ہوش اُڑ جائیں
اور زباں میں رہے نہ تابِ کلام

سانس رُک جائے آنکھیں پتھرائیں
ہو چکے آخری پیام و سلام

جسم اور جان میں جدائی ہو
مَلَک الموت کر چکے رہے کام

سننے والوں کے دل پگھل جائیں
ایک برپا ہو ماتم و کہرام

دارِ دُنیا سے کُوچ کرنے پر
ہاتھ پلّے رہے نہ اِک بھی چھدام

جاہ و منصب بھی دھرا رہ جائے
مال اعمال بن نہ آئے کام

وارثوں میں ہو سیم و زر تقسیم
جیسے دربار میں بنٹے انعام

یہ زمینیں یہ جائیدادیں ہیں
نقد اتنا ہے اس قدر ہے دام

لینے دینے کے سارے لیکھے ہوں
کوڑی کوڑی کا ہو حساب تمام

دیر تھی آنکھ کے جھپکنے کی
کارخانہ نیا، نیا ہے نظام

رنگِ محفل نیا، نئے ساماں
ساقی و مُطرب و مئے گلفام

وُہ اُمنگیں وہ ولولے وُہ جوش
وُہ شب و روز فکرِ سَیلِ مرام

آسمان و زمین کا دَور نیا
وہ رہا ہے نہ یہ رہے گا مدام

ہے ہر اک چیز آنی و فانی
اور باقی رہے خدا کا نام

## عہدہ میں ترقی اور درخواست دعا

محترمہ مبارکہ شوکت صاحبہ بیگم لیفٹیننٹ کرنل اقبال احمد صاحب شمیم نے مبلغ بیس روپے بطور اعانت الفضل اپنے خاوند کے عہدہ میں ترقی ہونے کی خوشی میں ارسال فرمائے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ترقی کو دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے ان کے لئے بابرکت کرے بلکہ اسے آئندہ مزید ترقیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین

(مینجر الفضل)

# شکریہ احباب

(محترم جناب صفدر علی خان صاحب سیکرٹری جنرل پاکستان ڈیڈ لاس کراچی)

حضرت والدہ صاحبہ محترمہ کی وفات پر احباب جماعت نیز غیر از جماعت دوستوں کی طرف سے بذریعہ خطوط و تار بہت کثرت سے ہمدردی کے پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ ہم نے اکثر احباب بالخصوص غیر از جماعت اصحاب کی خدمت میں فرداً فرداً جواب دینے کی کوشش کی ہے لیکن ان کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ سب کی خدمت میں جواب ارسال کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ الفضل خاکسار اپنی و دیگر افراد خاندان کی طرف سے ایسے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے اس سانحہ پر اظہار تعزیت فرمایا اور ہمارے غم میں شریک ہو کر باعث تسکین ہوئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضرت والدہ صاحبہ مرحومہ کا جنازہ ۹۔۵۔۱۲۔۸ رات کے ۹½ بجے ربوہ پہنچا ایسے بے وقت موقع پر سردی کی شدت میں مہمان خانہ میں قافلہ کے چودہ افراد کو جن میں مستورات بھی شامل تھیں۔ تازہ کھانا و گرم بستر مہیا کئے گئے۔ پھر دوسرے روز صبح ناشتہ کا نہایت بروقت و اعلیٰ انتظام کیا گیا۔ اس کے لئے مرزا معظم بیگ صاحب افسر مہمان خانہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ علاوہ ازیں برادرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب مصری شاہ۔ لاہور اور دیگر احباب نے ضروری امور میں ہماری مدد فرمائی۔ خاکسار بالخصوص مکرم و محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کا صمیم قلب سے ممنون ہے کہ انہوں نے از راہ کرم فرمائی میرا تار ملنے پر کل انتظامات کرنے کا بنفس نفیس اہتمام فرمایا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے مثل مہمان نوازی کی یاد تازہ کر دی۔

آخر میں خاکسار حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے ناسازیٔ طبع و صبح کی سردی کے باوجود تشریف لا کر حضرت والدہ صاحبہ مرحومہ کا جنازہ پڑھایا اور دور تک کندھا دیا۔ حضرت ممدوح نے خاکسار سے ذاتی طور پر بھی اپنے دولت کدہ پر اظہار ہمدردی فرمایا۔ اور ماں کے قدموں میں جنت کی نہایت لطیف تشریح فرمائی جو خاکسار کے لئے تالیف قلب کا موجب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی صحت و عمر میں برکت دے۔ آمین۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ حضرت والدہ صاحبہ مرحومہ کی مغفرت و بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ ؎

اے خدا بر تربتش باران رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

(خاکسار صفدر علی خان ـــــ کراچی)

# تبلیغ اسلام کیلئے ایک تجویز

ہمیں ایک غیر احمدی دوست کا مراسلہ موصول ہوا ہے جسے ہم ذیل میں بلا تبصرہ درج کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں صفحہ ۲ پر اداریہ ملاحظہ فرمائیں۔

(ادارہ)

محترم ایڈیٹر صاحب الفضل ربوہ اسلام وعلیکم

چند روز ہوئے ایک احمدی مبلغ کا مضمون بعنوان "تخیل اور دنیائے عمل" الفضل میں شائع ہوا تھا اسی میں صدق جدید لکھنؤ۔ نگار لکھنؤ۔ المنیر لائلپور کے اقتباسات کے علاوہ جمعیۃ العلمائے ہند نے اپنے اجلاس منعقدہ سورت میں جو تجویز برائے تبلیغ اسلام منظور کی وہ بھی درج ہے۔ میں نے یہ سب اقتباسات بغور پڑھے۔ تجویز محولا بالا بھی مطالعہ کی۔ یقیناً یہ ایک بہت اچھی اور مفید تجویز معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس سے مفید تر اور آسان تر تجویز میرے ذہن میں آئی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ اگر علمائے اسلام واقعی تبلیغ اسلام کرنا چاہتے ہیں تو اپنی پہلی فرصت میں اس پر غور فرما کر اپنے اپنے حلقہ اثر میں اس کی تائید فرمائیں مجھے یقین ہے کہ جس طرح پاکستان میں مہاجرین کی بحالی کا کام جو بارہ سال کے عرصہ میں مکمل نہ ہو سکا تھا۔ اب صرف بارہ مہینے میں پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا گیا ہے۔ اسی طرح احمدی مبلغین جتنا کام دنیا کے مختلف علاقوں میں گذشتہ بارہ سال کے عرصہ میں کر پائے ہیں۔ آئندہ بارہ مہینوں میں اس سے کئی گنا زیادہ کام انجام دے سکیں گے۔

## میری تجویز یہ ہے

کہ چونکہ شیعہ سنی علماء شیعہ سنی علماء ہیں۔ لہذا وہ موجودہ زمانہ میں عیسائی اور مارکسی نظریات کو اپنی فرقہ وارانہ ذہنیت کے ذریعہ باطل ثابت نہیں کر سکتے اگر وہ ان نظریات کے بطلان کی غرض سے اپنی فرقہ وارانہ ذہنیت سے کام نہ لیتے ہوئے مناظرہ و مباحثہ کے سلسلہ میں حیات مسیح اور ختم نبوت کے وہی معنی مراد لیں جو احمدی لیتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں اگر وہ ایسا کریں تو اول تو وہ شیعہ سنی زمرے سے خارج ہو جائیں گے اور دوسرے یہ کہ اپنے اپنے فرقوں کے لوگوں کی جانب سے اعانت و حمایت سے محروم ہو جائیں گے۔

جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ بنیاد ہی منہدم ہو جائیگی اور سلسلہ تبلیغ جاری نہ رہ سکیگا۔ دوسری صورت میں اگر محض بغرض حصول مراد ایسا کیا جائے گا تو یہ کھلی منافقت ہو گی جو کبھی مستقل کامیابی کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔ یورپ اور امریکہ کے ملکوں میں تو بھلا ایسی باتوں کی کھپت کہاں ہو گی ہندوستان کے آریہ سماجیوں کی مخالفانہ موشگافیاں ہی ایسے مبلغین کا ناطقہ بند کر دینگی۔ ان حالات ہر مسلمان غور کرنے کے بعد صرف اسی ایک نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ کہ دنیا میں صرف وہی حضرات تبلیغ اسلام کر سکتے ہیں۔ جو اسلام کے موجودہ فرقوں میں کسی فرقہ کے مخصوص معتقدات کے پابند نہ ہوں۔ دیکھ لیجئے اولیاء اللہ کے جن مخلص بندوں نے یہ فرض انجام دیا۔ وہ نہ سنی شیعہ تھے نہ سنی سنی۔ وہ اسلام کے ہر فرقہ کی ان خوبیوں کے قائل تھے جو دین اسلام سے تعلق رکھتی ہیں کسی فرقہ کی مخصوص ذہنیت سے انہیں کوئی لگاؤ نہیں تھا۔ ہندوستان کے سب سے بڑے اسلامی مبلغ حضرت معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کو اسلام کا کوئی فرقہ اپنے حلقہ میں محصور نہ رکھ سکا۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے۔ مسلمانوں میں ایک ایسی جماعت قائم کی ہے جس کا کام محض تبلیغ اسلام ہے۔ علماً و عملاً تبلیغ اسلام۔ احمدی فرقہ نہیں بلکہ ایک جماعت کا نام ہے۔ جو مرزا صاحب کے بتائے ہوئے طریقہ پر چل کر دین کی روشنی دنیا کے مختلف اور دور دراز علاقوں میں پھیلا رہی ہے۔ یہ راستہ بہت صبر آزما اور بے حد کٹھن ہے۔ اونچی نیچی آمین پر لڑ مرنے والے اسلام کے دوسرے فرقوں کی بڑی شخصیتوں پر سب و شتم کرنے والے۔ علوم جدیدہ اور تہذیب نو سے ناواقف اور بے بہرہ لوگ فتوے صادر فرما سکتے ہیں لیکن تبلیغ اسلام نہیں فرما سکتے پس ایسے لوگوں کا اسلام اور مسلمانوں پر یہ بہت بڑا احسان ہو گا کہ وہ از راہ کرم اس راستہ پر صرف مرزائیوں کو چلتا رہنے دیں ورنہ ... نتیجہ اس کے سوا کچھ نہ نکلے گا کہ لوگوں کو صرفی و نحوی الجھنوں میں ڈال کر اندرونی خلفشار سے آگاہ کر دینے کا ایک ذریعہ پیدا کر دیا جائے۔ کبھی وضو کے بارے میں باہمی اختلاف کا اظہار ہو۔ کبھی ذال میں کبھی نماز میں۔ اور نو مسلم رفع یدین فاتحہ۔ خلف امام۔ آمین بالجہر۔ امامت خلافت اور غیبت وغیرہ وغیرہ امور کے بارے میں مختلف باتیں سن کر پریشان ہو جائیں۔

آخر میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ بفضلہ تعالیٰ مسلمان ہوں۔ لیکن فرقہ بندی اور فرقہ پسندی سے آزاد۔ میرے نزدیک اسلام ہر فرقہ میں جاری و ساری ہے۔ مرزا صاحب کے بارے میں میرا اعتقاد یہ ہے کہ ایسی عظیم المرتبت شخصیت کا اپنے آپ کو محمد رسول اللہ کا غلام کہنا اور اپنی اس غلامی پر فخر کرنا اس کی سچائی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ محمد عربی کے اس عظیم الشان امتی نے بعض ایسی روشن دلیلیں دنیا کے مذاہب کے سامنے رکھدی ہیں کہ جن کی موجودگی میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے سورج اور چاند کی درخشانی اور تابانی دنیا کے مختلف آب و ہوا رکھنے والے علاقوں میں شرک اور کفر کی ظلمت سے بھرے ہوئے دلوں کی تاریک فضاؤں کو منور و مستنیر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ یوں سنی شیعہ لٹریچر بھی اپنی اپنی جگہ اپنے اپنے مقام پر بہت درست اور بجا ہے۔ لیکن موجودہ دور میں اگر علمائے اسلام غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کا شوق رکھتے ہیں تو اول انہیں ان جوابی دلائل سے مسلح ہونا پڑے گا جو مخالفین کی جانب سے اسلام پر معترضانہ سوالات کے سلسلہ میں انہیں پیش کرنے پڑینگے ایسے جوابی دلائل جو اس زمانہ کے معترضین کو ساکت کر سکیں۔ یقیناً احمدیوں کے سوا کسی دوسرے فرقہ یا جماعت کے پاس موجود نہیں۔ دوسری جماعت یا فرقہ کے پاس باقیماندہ دوسرے اسلامی فرقوں کے مخالفانہ اعتراضات کے مدلل و مسکت جوابات کا وجود تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہاں معاملہ غیر مسلم معترضین کا ہے ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے احمدی لٹریچر ہی مفید ہے۔ لہذا بہتر اور مناسب تر امر یہ ہو گا کہ دامے درمے نہ سہی کم از کم قدمے سخنے ہی احمدی مبلغین کی اسلام کی امداد کی جائے اور اس سلسلہ میں کسی مسجد ضرار کی بنیاد قائم نہ فرمائیں ـــــ (محمد منظور احمد سابق شاعر دربار ریاست پٹیالہ از گمبھیانہ)

# وقفِ جدید کے تیسرے سال کا آغاز

## میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے

(المصلح الموعود)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے اور جماعت کو ملک و قوم کی خدمت کے قابل بنانے کی غرض سے دسمبر ۱۹۵۷ء میں وقفِ جدید کی تحریک جاری فرمائی تھی۔ حضور اس کی ضرورت و اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے۔ اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو وہ میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔"

نیز فرمایا۔

"اگر جماعت وقفِ جدید کی طرف توجہ کرے تو اس سے نہ صرف ہم ملکی جہالت کو دُور کر سکیں گے۔ بلکہ بیماریوں کو دُور کرنے میں بھی ہم ملک کی مدد کر سکیں گے۔"

جماعت کے ہزاروں مخلصین نے اپنے پیارے آقا کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنا مال اپنی جائیدادیں اور اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے حضور کی خدمت اقدس میں پیش کر دیں۔ اور جنوری ۱۹۵۸ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی براہ راست نگرانی میں دفتر وقفِ جدید نے اپنا کام شروع کر دیا اور اب تک دو سال کے قلیل عرصہ میں سارے مغربی و مشرقی پاکستان میں تعلیم و خدمتِ خلق کے ستر مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ نیز جماعتوں کی تنظیم و تربیت کے بیش قیمت فریضہ کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ وقفِ جدید کے معلمین نے جو خوشگوار اثر اپنے ماحول میں پیدا کیا ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر گیارہ صد احباب سلسلہ عالیہ احمدیہ سے وابستگی اختیار کر چکے ہیں۔ اسی طرح سال بھر میں ہر معلم کے ذریعہ سینکڑوں افراد میں یونانی انگریزی اور ہومیوپیتھی ادویہ تقسیم کی جاتی ہیں۔ اور مریضوں کی تیمارداری میں مدد دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں جہالت و ناخواندگی کی ظلمتوں کو دُور کرنے کے لئے بچوں نوجوانوں اور بوڑھوں کے واسطے مفت تعلیم و تدریس کا انتظام کیا جاتا ہے۔ کام کی اس تسلی بخش اور روبہ ترقی رفتار کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

"یہ صیغہ بڑی عمدگی سے اپنا کام کر رہا ہے ...... پچھلے سال انہوں نے نسبتاً اچھا کام کیا تھا۔ اگر اس سال بھی انہیں روپیہ مل جائے تو اُمید ہے کہ اگلے سال وہ اور بھی اچھا کام کر سکیں گے۔"

حضور چاہتے ہیں کہ وقفِ جدید کا چندہ بارہ لاکھ ہو تا ملک و قوم کی خدمت کا حق ادا ہو سکے۔ اور پاکستان کے چپے چپے پر بیماریوں اور جہالت کے کامیاب مقابلہ کے لئے مضبوط مراکز قائم کئے جا سکیں اب وقفِ جدید کا تیسرا سال شروع ہو چکا ہے۔ حضور نے اضافہ کے ساتھ اپنا وعدہ عنایت فرما دیا ہے۔ اس کی اطلاع اور حضور کا ولولہ انگیز پیغام دوستوں تک الفضل کے ذریعہ پہنچ چکا ہے۔ پس اب ہماری سعادت اور فرض شناسی اسی میں ہے۔ کہ اپنے آقا کی اس عملی دعوت اور مندرجہ بالا ارشادات پر خلوص و بشاشت سے لبیک کہیں اور اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اپنے وعدے جلد تر حضور کی خدمت اقدس میں بھجوا دیں۔

احباب کرام و عہدیدار حضرات سے توقع ہے۔ کہ وہ فہرستیں بھجواتے وقت اس امر کا خاص طور پر خیال رکھیں گے۔ کہ ان کے تیسرے سال کے وعدے گذشتہ وعدوں کی نسبت نمایاں طور پر زیادہ ہوں۔ اور پھر انہیں جلد وصول کر کے مرکز میں بھجوایا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی و خلوص میں برکت ڈالے اور قربانیوں کو نوازتے ہوئے اپنے فضلوں کا وارث کرے آمین

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

## گھوں ضلع جہلم میں مسجد احمدیہ کی تعمیر

خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ گھوں ضلع جہلم میں جموں و کشمیر کے مہاجرین کے ذریعہ نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اس سے پہلے ایک فرد بھی وہاں احمدی نہیں تھا اب بڑی مخلص جماعت موجود ہے۔ انہوں نے مسجد احمدیہ بنانے کا پروگرام بنایا چنانچہ تمام احباب بذات اپنے ہاتھ سے کام کر رہے ہیں۔ پندرہ یوم سے زیر تعمیر ہے۔ عنقریب مکمل ہو جائے گی چھت اور دروازے لگانے باقی رہ گئے ہیں۔ مالی لحاظ سے یہ جماعت بہت کمزور ہے۔ لہٰذا تمام احباب خصوصاً بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد اس مسجد کو مکمل کرے اور احمدیت کو وہاں ترقی دے آمین (محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال ضلع جہلم)

## وقت پر پانی دینے کی ضرورت

"جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرے کہ اس کی زندگی کے تمام کاموں میں سے سب سے اہم کام تبلیغ اور اشاعتِ اسلام ہے ...... تم جانتے ہو کہ جب تم کسی کھیت میں گندم بوتے ہو تو پھر اس کی نگہداشت کرتے ہو۔ اُسے وقت پر پانی دیتے ہو۔ تب جا کر اس کھیت سے فصل حاصل کرتے ہو۔"

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہو چکا ہے۔ یہ وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنی مالی قربانی کے وعدے پیش کرنے کا وقت ہے۔ جو احمدی ابھی تک وعدہ پیش کرنے میں متامل ہے۔ وہ اس کھیت کی فصل حاصل کرنے کی کیونکر امید رکھ سکتا ہے۔ اس کھیت کی فصل کے پکنے کے ایام میں انہی مخلص مومنوں کو صحیح لطف حاصل ہو گا جنہوں نے اس کی نگہداشت کی ہو گی اور وقت پر پانی دیا ہو گا۔ پس کون ہے۔ جو ان مخلص مومنوں کی صف میں کھڑا ہونا پسند نہ کریگا؟

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

## جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے اصحاب کو ایک نیک تحریک

جلسہ سالانہ پر آنے والے دوستوں کو چاہیئے کہ اپنی ضروریات ربوہ کے دکانداروں سے خریدیں۔ جو روپیہ آپ ربوہ کے دکاندار کو دیں گے۔ اس سے وہ چندہ دے گا۔ اس کا ثواب آپ کو ملے گا اور مرکز مضبوط ہو گا۔ ضروریات تو باہر سے بھی خریدی جاتی ہیں۔ مگر اس سے صرف ضروریات پوری ہونگی ثواب کا موقعہ نہیں ملے گا۔ ربوہ سے چیزیں خریدنے سے ضروریات کے علاوہ ثواب بھی ہو گا۔

(محمد عبد اللہ عمر رتن چند روڈ لاہور)

## فرسٹ و فائنل امتحان رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس ۱۹۶۰ء

رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس کا امتحان زیر آڈیٹرس سرٹیفکیٹس رولز ۱۹۵۰ء دو دفعہ دوران سال ۱۹۶۰ء کراچی، ڈھاکہ، لاہور مراکز میں ہو گا۔ پہلا ۶/۶ تا ۶/۱۳ دوسرا ۶/۱۲ تا ۶/۱۵ ۱۱ بعد از ایک پرچہ ہو گا۔ مجوزہ فارم درخواست سیکرٹری گورنمنٹ پاکستان منسٹری آف کامرس ہائی کورٹ بلڈنگ کراچی سے یا پاکستان انسٹیٹیوٹ آف اکاؤنٹنٹس ڈھاکہ و لاہور کے دفتر سے حاصل ہوں۔ جون والے امتحان کے لئے آخری تاریخ درخواست ۳/۳۱ ہے۔ اور دسمبر والے امتحان کے لئے ۹/۳۰ (پ۔ٹ ۱/۶)

## وزیر آباد جنکشن سے جلسہ پر جانیوالے احباب کیلئے

سال ہائے ماسبق کی مانند امسال بھی وزیر آباد جنکشن اسٹیشن سے ایک ڈیزل ریل کار کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جو مورخہ ۱۲/۲۱ کو صبح نو بجے وزیر آباد سے چل کر بارہ یا ایک بجے انشاء اللہ ربوہ پہنچے گی۔ اردگرد کے دیہات کے احباب اس انتظام سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ احباب کی سہولت کی خاطر وزیر آباد شہر میں احباب کے قیام کا انتظام بھی کر دیا گیا ہے۔ جلسہ پر جاتے ہوئے احباب روانگی سے ایک دن پیشتر وزیر آباد راقم الحروف کے پاس تشریف لے آویں۔ اور رات ٹھہر کر صبح آرام کے ساتھ وزیر آباد جنکشن سے سوار ہو کر دوپہر تک ربوہ پہنچ جاویں۔

خاکسار کا غریب خانہ بلوچی گلہ میں اور دوکان مین بازار وزیر آباد میں عین درمیان میں ہیں اور کافی مشہور ہیں۔ ڈاکٹر ہاگورا کے نام کے ساتھ احباب بڑی سہولت کے ساتھ دونوں جگہ پہنچ سکتے ہیں۔ جو احباب الگ جگہ کار کا انتظام چاہیں تو اُن کے لئے الگ اُن کی طرف سے پہلے ہی تحریری اطلاع بذریعہ ڈاک آ جانی بہتر ہو گی۔

یکے از ادنیٰ خادمان سلسلہ عالیہ احمدیہ ڈاکٹر ایس ایم عبد اللہ ہاگورا۔
سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ لوریوال وزیر آباد۔

## خریداران الفرقان کو اطلاع

اس مرتبہ الفرقان کا خاص نمبر "سیرت خیر البشر" نمبر ہے۔ دو چند حجم پر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر شائع ہو رہا ہے۔ جلسہ پر آنے والے احباب اپنا پرچہ دفتر الفرقان گول بازار سے حاصل فرما لیں۔ باقی خریدار احباب کے نام پرچہ ۲۸؍ جنوری کو بذریعہ ڈاک روانہ کیا جائیگا۔

(مینیجر الفرقان ربوہ پاکستان)

# براہین العقائد

## (ریویو از قلم حضرت مولوی محمد الدین صاحب بی۔اے ناظر تعلیم ربوہ)

"اللہ تعالیٰ۔ ملائکہ۔ قرآن شریف۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ بعث بعد الموت اور تقدیر پر ایمان لانے کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ مگر اس زمانہ میں بہت کم مسلمان ایسے ہوں گے جن کا ایمان کسی دلیل یا برہان پر مبنی ہو یا وہ کسی غیر مسلم کو دلائل کے ساتھ قائل کر سکیں کہ قرآن شریف ہی اس وقت کامل و مکمل کتاب ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے برحق نبی ہیں جن پر ایمان لائے بغیر اس وقت کسی انسان کی نجات نہیں ہو سکتی اور اس زندگی کے بعد بھی کوئی نئی زندگی ہے۔ الخ

جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو ان مسائل سے با دلائل آگاہ رکھنے اور ان کا ایمان صحیح و یہ اہین پر مبنی کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر ہمارے سلسلہ کے چوٹی کے علماء کرام حضرت حافظ روشن علی صاحب۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہما اور مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل نے "براہین العقائد" تالیف فرمائی تھی۔ جن میں مذکورہ بالا عقائد وارکان اسلام کو عام فہم و مختصر دلائل و براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا تھا۔ یہ کتاب چالیس سال قبل شائع ہوئی تھی اور اب نایاب تھی۔ مکرم ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر نے اب اس کتاب کو دوبارہ شائع کر کے نہایت اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

میں اُمید کرتا ہوں کہ اس کتاب سے کوئی گھرانہ خالی نہیں ہوگا اور ہر احمدی اسے خریدے اور پڑھے گا۔ بالخصوص ہائی سکولوں اور کالجوں کے تمام طلباء۔ طالبات اور اساتذہ کو تو اس کتاب کا ضروری مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے اور اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔"

(محمد الدین ناظر تعلیم۔ ربوہ)

حجم ۱۸۸ صفحات۔ قیمت عہ/ ملنے کا پتہ:- احمدیہ کتابستان ربوہ

# اعانت الفضل

(۱) منشی سربلند صاحب پینٹرز ۲ میکلوڈ روڈ لاہور کے چھوٹے لڑکے مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد بی۔اے کو اللہ تعالےٰ نے پہلا فرزند عطاء فرمایا ہے۔ اسی خوشی میں منشی صاحب موصوف نے مبلغ -/۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ وجزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینجر الفضل)

(۲) مکرم امان اللہ خان صاحب ریلیونگ سیکشن ماسٹر مدیجی روڈ سندھ کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا فرزند عطا کیا ہے۔ اس خوشی میں امان اللہ خان صاحب نے مبلغ -/۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

# حیات طیبہ

## کے متعلق جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کی رائے

جناب قاضی صاحب اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں:

"پیارے شیخ صاحب:- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کی کتاب حیات طیبہ ماشاء اللہ نہایت ہی بروقت اور نہایت ہی عمدہ ظاہر و باطن سے کر شائع ہوئی ہے۔ میں اسے پڑھ رہا ہوں۔ اور ہر صفحہ پر آپ کے لئے دعا کی تحریک پر دعا کرتا ہوں۔ اختصار اور تفصیل میں ایسا کمال کا توازن رکھا ہے۔ کہ داد اور وہ بھی دل سے اور بار بار دینی پڑتی ہے۔ جماعت پر احسان اور ثواب اخروی کے لئے وافر سامان ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کے لئے مبارک کرے۔

والسلام:-

خاکسار:- محمد اسلم"

نوٹ:- اس کتاب کی قیمت -/۸/۵ مجلد -/۸/۶ روپے ہے۔

**جلسہ سالانہ کے ایام میں ربوہ کے ہر کتب فروش سے مل سکے گی**

# اعلان نکاح

میری بیٹی عزیزہ محمودہ بیگم سلمہا کا نکاح عزیزم میاں منور علی صاحب خلف میاں اکبر علی صاحب پراپرٹی ڈیلرز لاہور سے مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۸ر جنوری بروز جمعۃ المبارک مسجد دار الذکر میں سید بہادل شاہ صاحب نے پڑھا۔

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور دیگر احباب کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

شیخ احمد علی

سابق سٹیشن ماسٹر لاہور

# وصیت نمبر ۱۵۵۴۴

(ذیل کی وصیت منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہے اگر موصی کو وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ دسیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

میں عبد المجید ولد میاں عبد المالک قوم راجپوت پیشہ معلم وقف جدید عمر تقریباً ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ $\frac{12}{59}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا حیات ہیں میں نے اپنی زندگی دفتر وقف جدید میں وقف کر دی ہے۔ وقف جدید کی طرف سے مجھے اس وقت پچاس روپے ماہوار گذارہ ملتا ہے میں اپنے ماہوار الاؤنس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ بھی میں اگر کوئی آمد پید اکروں تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا اور میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ صوبہ مغربی پاکستان مالک ہوگی۔ میری یہ وصیت ہر طرح قائم و دائم ہوگی۔

العبد عبد المجید احمدی معلم وقف جدید معرفت دفتر وقف جدید ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد سلطان احمد رفیق

بیعت الحکم ربوہ

گواہ شد محمد عبد اللہ چک ۱۵۱ ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ







# درخواست دعا

محمد اکبر خان صاحب مینیجنگ ڈائرکٹر راجپوت بس سروس سرگودھا اور ان کے بھائی محمد انور خان صاحب پسران حاجی محمد اسحاق صاحب مرحوم چک ۵۹۱ گنگا پور تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور ایک سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہیں با عزت بریت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (از نذیر احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ گنگا پور ڈاکخانہ خاص تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اور پتہ خوشخط لکھا کریں

(مینجر الفضل)

**زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے**

ضروری تصحیح :- اخبار الفضل کے ۱۳ ؍ جنوری ۱۹۶۶ء کے پرچہ میں صفحہ ۳ پر دواخانہ خدمت خلق کے اشتہار میں دوائی فضل الٰہی کی قیمت "نوے روپے گولیاں" غلط چھپ گیا ہے۔ اصل میں مکمل کورس نوے گولیاں جس کی قیمت سولہ روپے ہے احباب نوٹ فرمالیں۔

(مینجر الفضل)

### الوداعی تقریب

بقیہ صفحہ اوّل

جو مکرم نذیر احمد صاحب بشیر حیدر آبادی نے کی۔ بعد ازاں محلے کی لوکل تنظیم کے صدر مکرم ملک محمد رفیق صاحب اور مجلس خدام الاحمدیہ کے زعیم مکرم محمد شفیق احمد صاحب نے مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں علیحدہ علیحدہ الوداعی ایڈریس پیش کئے جن کے جواب میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کے دوران میں اہل محلہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خدمتِ دین کی بیش از بیش توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست کی آخر میں صاحب صدر کی درخواست پر مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب نے دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

---

۴ :- کے پیئر سپورٹس اور اسحاق جامعہ احمدیہ ربوہ کے نعیم، باسط، اور محی الدین اور ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کے ناصر احمد اور نواز نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔

### درخواست دعا

میری والدہ بوجہ دوران سر ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں احباب جماعت انکی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں۔ (عبدالرشید عابد معلم وقف جدید) نخلہ

### ٹورنامنٹ کا دوسرا روز (بقیہ صفحہ اوّل)

### سکول سیکشن

۱۔ ٹی آئی سکول ربوہ ۱۵ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ ۱۲
۲۔ پریسٹ ایف سکول سرگودھا ۱۸ بالمقابل ٹی آئی ہائی سکول ربوہ ۲۲
۳۔ مشن ہائی سکول راولپنڈی ۱۴ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ ۱۲

کلب سیکشن میں پولیس کے الیاس، دانش اور چمن برادرز کلب کے نصر اللہ اور امین بشیر۔ نیمبے سپورٹس کراچی کے محمد خان اور محمد انور۔ وائی ایم سی اے کے انور گل اور لال۔ سی ٹی آئی کلب سیالکوٹ کے اے۔ سی جیکسن۔ ہیرلڈ اور امرت ایگریکلچر ٹائلپور کے عتیق اور رفیق اور ٹی آئی کلب کے امین خالد اور نصیر احمد خان نے بہت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔

کالج سیکشن میں ٹی آئی کالج ربوہ کے آصف محمود جمال سعید اور ظہور ایف سی کالج لاہور کے یونس اور شبیر دیال سنگھ کالج کے ذوالفقار اور اسمٰعیل گورنمنٹ کالج لائلپور کے جنید عابد اور افتخار اور ایس سی کالج بہاولپور کے ایوب کا کھیل بہت پسند کیا گیا۔

سکول سیکشن میں پی اے ایف سکول سرگودھا کے قمر، قیوم اور رؤف۔ مشن ہائی سکول راولپنڈی کے



رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴